سوال

میری (43) برس قبل شادی ہوئی تھی میرے خاوند میں آگے بڑھنے اور کام کرنے کی کوش خواہش نہیں، میں ہمیشہ اس کے ساتھ مل کر کام کرتی رہی ہوں، وہ بڑا ہی عصبی مزاج ہے، مجھے اتنا زدکوب کرتا کہ میں اسے معاف نہیں کر سکتی، میرا سر پکڑ کر دیوار سے مارتا، اور ٹی وی پر ہونے والے کشتی مقابلے دیکھتا تو اس کے تیجہ میں مجھے اس سے نئے نئے طریقہ سے مار کھانی پڑتی حالت یہی رہی حتی کہ ہم ملک چھوڑ کر چلے گئے کہ میں نجس ہوں اور ہم مالدار بن جائینگے، اسی دوران میرے والد صاحب کی وفات ہو گئی، اس سے قبل میرے خاوند نے اس گھر کا آدھا حصہ جس میں ہم رہتے تھے میرے نام لکھوا دیا تھا؛ کیونکہ وہ حیلے بہانے سے سارا کچھ لے لیتا جو میرے والد صاحب مجھے دیتے میں اپنے گھر والوں کے سامنے اپنے ساتھ ہونے والا سلوک بیان نہیں کر سکتی تھی، کیونکہ میں نے ایک بار کوشش کی تو میری والدہ نے مجھے مارا اور واپس خاوند کے سپرد کر دیا، کیونکہ بیٹی کی قبر اس کے خاوند کے ہاں ہی ہوتی ہے بہر حال ایک سال کے بعد وہ اپنے ملک واپس آیا اور جو کچھ لے کر گیا تھا وہ سارا مال نقصان کر کے خالی ہاتھ آیا، میں نے گھر کی قیمت ادا کرنے کے لیے ملازمت شروع کر دی، اس نے زبردستی مجھ سے اتھارٹی لیٹر بنوایا اور میرا سارا مال لے کر تجارت میں لگا دیا جس کی اسے سمجھ بھی نہ تھی اور نقصان کر کے ضائع کر دیا یہ علم میں رہے کہ میری سب بہنوں نے اپنی اولاد کے لیے گھر خرید رکھے ہیں، کیونکہ والد صاحب کو فوت ہوئے بیس برس بیت چکے ہیں ان کے مال کے نفع سے بہنوں نے گھر خریدے ہیں اب وہ یہ اعتراف بھی نہیں کرتا کہ اس نے میرے لیے آدھا گھر مال حاصل کرنے کے لیے لکھا تھا، حالانکہ میں اسے چاہتی بھی نہیں، میں اب اسے کیا کرونگی جبکہ میں اپنی جوانی اور زندگی تو ملازمت میں صرف کر چکی ہوں؟ برائے مہربانی میری مدد کریں، میں محسوس کرتی ہوں کہ اللہ بھی میرا ساتھ نہیں دے رہا، حالانکہ اللہ تو مظلوم کے ساتھ ہے، ہمیشہ میں توہین کی مرتکب ہوتی ہوں، یہ علم میں رہے کہ میرے والد صاحب بہت بڑے تاجر تھے، لیکن میرا خاوند اپنے بھائیوں کے ساتھ شریک اور اب سب علیحدہ ہو چکے ہیں، اس وقت سے وہ کوئی کام نہیں کرتا، میں اب اپنے خاوند معاف نہیں کر سکتی، ہر وقت اس کے لیے بددعا کرتی رہتی ہوں تو کیا ایسا کرنا حرام ہے؟. اور کیا دعا کرنی جائز نہیں، کیا اللہ تعالی ہمارا محاسبہ کریگا حالانکہ میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی؟ خاوند کی ایکسیڈنٹ ہوا تو میں نے اس کی تین برس تک خدمت کی اور جب اسے علم ہوا کہ میں اپنا مال چاہتی ہوں تو کہنے لگا وہ مجھے برداشت نہیں کر سکتا بلکہ طلاق دے دے گا برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ کی قسم میرے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس میں سے کچھ اشیاء ہی بیان کی ہیں سب کچھ بیان نہیں کر سکتی، آپ میرا تعاون کریں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، میرا خاوند لوگوں کے سامنے تو نماز روزے کی پابندی کرتا ہے، لیکن کسی بھی مشکل کی بنا پر کئی کئی دن تک میرے ساتھ لڑتا رہتا ہے، میں اسے برداشت نہیں کر سکتی حتی کہ اس کے وجود کو بھی اور پھر ہم اکیلے ہی رہتے ہیں ہماری اولاد ہمیں چھوڑ کر جا چکی ہے، میں اب خاموش نہیں رہ سکتی، برائے مہربانی آپ جواب دے کر میرا تعاون کریں، میں اپنا ایمان ضائع نہیں کرنا چاہتی، کیونکہ میں محسوس کرتی ہوں کہ میرے ایمان میں خلل ہے جسے روشنی اور زیادہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ توازن قائم کیا جاسکے، اللہ ہی توفیق دینے والا ہے

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

اول:

اللہ سبحانہ وتعالی نے بیوی اپنی عظیم نشانی بنایا ہے اور بتایا ہے کہ شادی کی عظیم حکمتوں میں خاوند اور بیوی کا آپس میں محبت و مودت اور سکون جیسی نعمت شامل ہے اور خاوند بیوی دونوں پر ایک دوسے سے حسن معاشرت کو واجب کیا ہے، یہ سب کچھ قرآن مجید کی آیات میں موجود ہے جسے سب مسلمان جانتے اور تلاوت کرتے ہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اوراللہ کی نشانیوں میں یہ بھی شامل ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کیں ،تاکہ تم اس کی طرف سکون حاصل کر سکو، اور تمہارے مابین محبت ومودت اورالفت قائم کردی ، یقینا اس میں غوروفکر کرنے والی قوم کے لیے نشانیاں پائی جاتی ہیں الروم (21).

اورایک مقام پراللہ رب العزت کافرمان ہے :

اوران (بیویوں) کے ساتھ حسن معاشرت اوراچھے سلوک کے ساتھ رہو، اگر تم انہیں ناپسند کرتے ہوتو ہوسکتا ہے تم کسی چیز کوناپسند کرواوراللہ سبحانہ وتعالی اس میں خیرکثیر پیدا کر دے النساء (19).

اوراللہ سبحانہ وتعالی نے بعض اوقات اور شروط کے ساتھ بیوی کومارنے کی بھی اجازت دی ہے ، جیسا کہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

اورجن عورتوں کی تمہیں بددماغی اورنافرمانی کا ڈرہو تو تم انہیں وعظ ونصیحت کرو، اورانہیں بستر میں علیحدہ چھوڑدو، اورانہیں مار کی سزادو النساء (34).

اوراس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا :

"اورتمہاراان (بیویوں) پر یہ بھی حق ہے کہ تمہارا بستر کوئی بھی ایسا شخص نہ روندے جسے تمہیں ناپسند کرتے ہو، اوراگروہ ایسا کریں تو تم انہیں ہلکی سی مار کی سزادو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

حکیم بن معاویہ القشیری رحمہ اللہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں ، وہ کہتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایک کی بیوی کا خاوند پر کیا حق ہے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اورجب تم پہنو تو بیوی کو بھی پہناؤ، اوراس کے چہرے پر مت مارو، اوراسے قبیح مت کہو، اوراس سے گھر کے علاوہ بائیکاٹ مت کرو"

ابوداود رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"ولاتقبح" کا معنی ہے کہ تم اسے قبحک اللہ "اللہ تجھے قبیح بنائے مت کہو

سنن ابوداود حدیث نمبر (2142) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

مندرجہ بالا آیت اوراحادیث میں بیوی کو مارنے کی شروط بیان ہوئی ہیں کہ سب سے پہلے بیوی کو وعظ ونصیحت کی جائیگی ، اوراگر یہ فائدہ نہ دے تو پھر اسے بستر سے علیحدہ کیا جائیگا ، اوراس کے بعد آخری چیز مار ہے اوروہ بھی ہلکی سے مار کی سزا ہے جس میں اسے زخم نہ ہواورنہ ہی ہڈی ٹوٹے ، بلکہ مقصد تو بیوی کو یا اس کے گھروالوں کوادب سکھانا ہے

اوریہ بھی اس حالت میں ہوگا جب مار کا سبب شرعی ہو مثلا بیوی کوئی واجب ترک کررہی ہے یا پھر کسی حرام فعل کی مرتکب ہورہی ہے

بلاشک وشبہ اس خاوند نے آپ کے ساتھ جوکچھ کیا ہے اگر یہ سب کچھ سچ ہے تو یہ اس کی بہت بڑی بلکہ انتہائی بے وقوفی اوربدعقلی ہے ، اوراسی طرح یہ تو شریعت مطہرہ کے بھی مخالف اورگناہ کا باعث ہے

کون ہے جو بیوی کا سر دیوار کے ساتھ مارنے کو جائز قرار دیتا ہو، یا پھر ریسلنگ اور کشتی کے فن بیوی پر آزمانے کو جائز کہے ؟!

دوم :

آپ کے ساتھ خاوند نے جو کچھ کیا ہے اس کی بہت زیادہ ذمہ داری تو آپ کے گھر والوں اور خاص کر والدہ پر ہے، کیونکہ انہیں چاہیے تھا کہ وہ آپ پر اعتماد کرتے اور آپ کی بات کو سنتے، اور آپ کو آپ کے خاوند کے سپرد اس وقت تک نہ کرتے جب تک اس سے عہد و پیمان نہ لے لیتے کہ آئندہ ایسا نہیں کریگا، اور آپ کے ساتھ برے سلوک کی بجائے حسن سلوک سے پیش آئیگا، اور آپ کے سارے حقوق ادا کرتا رہے گا

سوم :

رہی آپ کی خاوند کے لیے بددعا کرنا، اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ شریعت مطہرہ نے مظلوم کے لیے ظالم کے خلاف دعا کرنا مشروع کیا ہے، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار کرتے ہوئے بتایا کہ ہر کسی کو مظلوم کی دعا سے بچ کر رہنا چاہیے، کہ کہیں اسے مظلوم کی بددعا نہ لگ جائے، اور یہ بھی بتایا ہے کہ مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے، اس کی دعا کے مابین کوئی پردہ حائل نہیں ہے

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"مظلوم کی دعا سے بچ کر رہو، کیونکہ اس کی دعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1425) صحیح مسلم حدیث نمبر (19).

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تین قسم کی دعائیں قبول ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے : مظلوم کی دعا، اور مسافر کی دعا، اور والد کی اپنے بچوں کے لیے دعا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1905) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (3862) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب والترھیب حدیث نمبر (1655) میں اسے حسن قرار دیا ہے

آخر میں ہم اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے صبر و تحمل پر آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے، آپ یہ جان لیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی مظلوم کی مدد کرتا اور اس کی دعا کو قبول فرماتا ہے

اور آپ کو خاوند سے اپنا مال طلب کرنے کا حق حاصل ہے، اور آپ کو خاوند سے خلع لینے کا بھی حق ہے؛ کیونکہ آپ کا اس کے ساتھ رہنا نقصاندہ اور ضرر کے قابل ہے، لیکن یہ چیز فتوی کے ذریعہ نہیں ہوگی، بلکہ شرعی قاضی کے فیصلہ کے مطابق ہوگی، اس کا فیصلہ قاضی کریگا

یعنی خلع وغیرہ کے لیے قاضی آپ کی بات اور مقدمہ سنے گا، جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں اگر وہ ثابت ہو گیا تو آپ کو حق دلا ئیگا، اور آپ کو مکمل حقوق کی ادائیگی کے ساتھ خلع کا اختیار دے گا، اس لیے آپ شرعی عدالت میں جانے سے تردد مت کریں

جی ہاں ازدواجی مشکلات کے آخری حل کے لیے طلاق اور علیحدگی کی سوچ ہی ہے، جس طرح بیماری کا آخری علاج داغ لگانا ہے، اسی طرح یہاں بھی، لیکن داغ لگا کر علاج کرنا ہلاکت یا لاعلاجی سے بہتر ہے

ساری زندگی گزارنے کے بعد اور کوشش و بسیار کے بعد بھی جس کی حالت نہ بدلے تو اس کی حالت کب بدلے گی!!! اس لیے سب سے پہلے تو آپ اللہ سبحانہ و تعالی پر توکل کریں کہ

آپ کوئی فیصلہ کریں اور دعا کریں کہ اللہ اس معاملہ کو بہتر طریقہ سے حل کر دے

ہم تو آپ کو نصیحت ہی کر سکتے ہیں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں اس کا بہت زیادہ اجروثواب ہے ، ، اور ہم جس چیز کے مالک ہیں وہ ضرور آپ کے لیے کریں گے کہ اللہ سے دعا کرتے ہیں آپ کے معاملہ کو آسان کرے اور آپ کی پریشانی ختم کرے

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

83652